رہے تھے۔ اُس کی قیادت کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اُڑا رہے تھے۔ اُسے ذلیل و رسوا کر رہے تھے۔ اُس کی شخصیت پر طنز کرتے تھے۔ اُس کی بیماری کا مذاق اُڑاتے تھے۔ اُس کی مجبوریوں پر خندۂ استہزا سے کام لیتے تھے۔ وہ آج یوسفِ بے کارواں بنا ہوا تھا۔ لیکن زندگی کے آخری سانس تک حق و صداقت اور ملّتِ اسلامیہ کے حفظ و دفاع کے لئے وہ میدانِ جنگ میں ڈٹا رہا۔ نہ اس کے تیور میں فرق آیا۔ نہ اُس کے حوصلے پست ہوئے۔ خود ہی کہتا ہے اور اپنے ہی بارے میں کہتا ہے ؎

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہدے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

مولانا عبدالماجد نے اس پورے دَور کی تاریخ کو بڑی دیدہ کاوی کے ساتھ مرتب کر دیا ہے۔ واقعات کی اثر انگیزی بجائے خود بہت بڑی چیز ہے۔ پھر مولانا دریابادی کے اندازِ بیان کی سحر طرازی نے ایک عجیب کیفیت پیدا کر دی ہے۔ پہلے صفحے کی چند سطریں پڑھنے کے بعد اس وقت تک قرار نہیں آتا۔ جب تک کتاب کا آخری صفحہ بھی ختم نہ ہو جائے۔

کتاب کے آخر میں چند ضمیمے ہیں۔ یہ بھی محمد علیؒ کی شخصیت کو سمجھنے اور ان کے واردات و کیفیات کا اندازہ کرنے میں بہت زیادہ معین و مددگار ہوتے ہیں۔ اس کتاب کو اُردو خواں مسلمان کے گھر میں لازمی طور پر ہونا چاہئے۔ بظاہر یہ محمد علیؒ کے سوانح حیات ہیں۔ لیکن درحقیقت محمد علیؒ کے دَور کے ہندوستان کی مکمل سیاسی اور قومی تاریخ ہے۔ جو اس وضاحت اور تفصیل کے ساتھ کسی اور کتاب میں نہیں مل سکتی۔ قیمت پانچ روپے۔ ملنے کا پتہ: صدق بک ایجنسی لکھنو

حیاتِ امیر خسروؒ

خان بہادر نقی محمد خاں خورجوی کی یہ کتاب کتابت اور طباعت کی جملہ رعنائیوں اور زیبائشوں کے ساتھ ادارہ الشجاع کراچی نے شائع کی ہے۔

امیر خسروؒ ایک نومسلم خاندان کے فرد تھے۔ سلطان المشائخ خواجہ نظام الدینؒ اولیاء محبوب الٰہی کی بارگاہ میں پہنچ کر اُنہوں نے روحانی بلندی کے تمام مدارج طے کر لئے۔ امیر خسروؒ صرف ایک صوفی ہی نہیں تھے۔ بہت بڑے شاعر اور ماہر موسیقی بھی تھے۔ فنِ موسیقی میں ان کے ایجادات و اختراعات ایک امتیازی حیثیت کے مالک ہیں۔ اس کتاب میں امیر خسروؒ کی زندگی۔ شاعری اور مہارتِ موسیقی پر اختصار لیکن جامعیت کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ امیر خسروؒ کی ایجاد کردہ راگوں کی تفصیل اور تشریح بھی خان بہادر صاحب نے درج کر دی ہے۔

خان بہادر صاحب اس کے قبل بھی کئی کتابیں لکھ چکے ہیں۔ اس کتاب نے ان کے تصنیفی معیار کو اور زیادہ اونچا کر دیا ہے۔

قیمت دو روپے بارہ آنے۔ ٹائمز پریس کراچی سے دستیاب ہو سکتی ہے۔